برہم مذاہب

کا اصلی حال اور اُسکی جماعت برہم سماج نام کی گزارشین

پادری اسکاٹ صاحب نے

انگریزی زبان مین تصنیف پادری صموئیل

نولس صاحب نے منشی رجب علی نیٹو پریچر کی اعانت

اور درخواست سے اردو مین ترجمہ کیا

لکھنؤ

میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنو مین پادری تھوبرن صاحب کے اہتمام سے چھپا

۱۸۹۸ع



واضح ہو کہ اس رسالہ برہم مذہب کو انگریزی زبان مین پادری اسکاٹ صاحب نے تصنیف کیا اور چونکہ یہ رسالہ نہ صرف پادریون کے کارآمد ہے بلکہ ہر ایک مسیحی واعظ کو اس رسالہ کے مضمونون سے آگاہ ہونا ازبسکہ ضروری کام ہے لہذا رسالہ ہذا کو مجھ پادری صموئیل نولس صاحب نے اپنے نیٹیو پریچر منشی رجب علی کی امداد اور بھی درخواست سے تین امر کے لئے اردو زبان مین ترجمہ کیا +

پھلا - ہمارے ہندوستانی بھائیون مین کہ جو انجیل مقدس کے مبارک کام وعظ کو کرتے ہین اکثر ایسے ہین کہ انگریزی زبان سے ناواقف ہین

توجب وے رسالہ مذکورہ کے ترجمہ کو خیال اور ذہن مین نرکھین تو
برہم سماج والون سے گفتگو نکر سکین گے اور یہ تو پر ظاہر ہے کہ برہم سماج
والے آج کل بکثرت پائے جاتے ہین۔

دوسرا۔ ہندو لوگون کو بھی اس رسالہ کے ملاحظہ سے معلوم ہو جاوے
کہ انکا مذہب خود اُنہین کی کامل تحقیقات سے کس درجہ تک بے اصل
بلکہ بالکل بے بنیاد پایا گیا ہے اور کہ اونکے وید شاشتر کیسے غیر معتبر نکلے
ہان خود حریفون سے ثابت ہوا کہ ہندؤن کا پرانا مذہب اور آنکی
کتابین جنپر وے بھروسہ رکھتے ہین چھوڑ دینے کے لایق ہین

تیسرا۔ خصوصاً ہمارے پیارے بھائی مسلمانون کو بھی ظاہر ہو جاوے
کہ انکا مذہب بھی جسپر وے بڑے نازان اور کہ اسکا فخر کرتے ہین ہندؤن
کے مذہب کی مانند ہندوستان ہی مین پہلے شکست پاکر اُٹھ جاویگا اور
یہ کہ وے اپنے روز بروز کے تجربہ سے بھی معلوم کرلین اور پھر قبولیت
کے وقت اور نجات کے دن کو جو موجود ہے نہ چھوڑ دین بلکہ حاصل کرین
اور بھی آفتاب صداقت کی روشنی پاکر آسمانی راہ پر چلین۔

ناظرین رسالہ ہذا پر پوشیدہ نرہے کہ ہر چند مینے اس رسالہ کے
تحت لفظ ترجمہ کرنے مین کوشش کی مگر تو بھی جہان کہین ایسا موقع پایا

کہ انگریزی محاورے اُردو سے مطابق نہ ہوئے وہاں تفسیر کے طور پر
عبارت کو ذرا تفصیل دی گئی انگریزی دان جب اس رسالہ کو اصل سے
مقابلہ کریں مجھکو معذور فرماویں اللہ تعالے اس رسالہ کے پڑھنے والوں
پر اپنی مہربانی سے صبح کے نورانی ستارہ کی روشنی اور آفتاب نعمت
کا جلوہ ڈالے تاکہ وے لوگ حقیقت اور معرفت کو پا کر ہمیشہ کی زندگی
پاویں عمانوئیل کے مبارک نام کے وسیلے سے خدا ایسا کرے آمین

S. Knowles
Missionary

Gondah
5th September
1868

رسالہ برہم سماج

جو حقیقت حال کہ اپنے ایک نئے دین یعنے برہم مذہب اور اسکی جماعت برہم سماج کی بابت منتخب کرکے جمع کیا ہے اور جو جو نتیجے کہ اُس سے نکلے ہین اُنکا بیان کرنا میری دانست مین بمراتب ذیل بہتر ہوگا۔

پہلا۔ تاریخ برہم سماج

دوسرا۔ کیفیت اور عروج سماج جس صورت سے کہ زمانہ حال مین مروج ہے۔

تیسرا۔ یہ حال کہ برہم مذہب کی نسبت مسیحی واعظ کا کیا نسبتا ہے چنانچہ ہم اپنے خداوند کے کرم اور فضل سے تینون امرون کو تفصیل

کے ساتھ بیان وعیان کرینگے۔

پھلا - تاریخ برہم سماج

سنہ ۱۸۲۸ مسیحی مین راجہ رام موہن رائے نے جو کہ زمانہ حال کے ہندوستانیون مین بہمہ صفت موصوف تھا برہم سماج کی بنا ڈالی مگر قرینہ چاہتا ہے کہ تا وقتیکہ کچھ مختصر حال ایسے ممتاز شخص کا بیان نہ کیا جاوے یہ حصہ ابتدائی ہمارا اختتام کو نہ پہنچیگا کیونکہ برہم مت والے اس شخص کو اپنا سردار قرار دیتے اور یہ لاف زنی کرتے ہین کہ جسقدر بزرگی حضرت مسیح یسوع کو مذہب مسیحی مین حاصل ہے اُسی قدر شرف برہم مذہب مین اسکو حاصل و نازل ہے پس مختصر ماجرا اسکا یون ہے کہ راجہ رام موہن رائے سنہ ۱۷۷۴ مسیحی مین بمقام بردوان واقع ملک بنگالہ پیدا ہوئے یہ شخص قوم کا برہمن تھا اور اسکا باپ اُس عہد کے لوگون مین نہایت دولتمند اور سخاوت شعار اور بھی ایک معزز آدمی تھا جب یہ لڑکا بلوغیت کے سن کو پہنچا تو معلوم ہوا کہ اسکی طبیعت ازبسکہ رسا اور ذکی ہے اس باعث سے اُسکے والد کو نہایت خوشی ہوئی اور اُس نے اسکے تحصیل علم مین جسقدر کہ ممکن تھا شرقی بزرگون کے طور پر نہایت سعی اور کوشش کی اور جبکہ وہ لڑکا یعنے راجہ رام موہن رائے خاص ابنی

زبان مین تعلیم پاچکا تو تحصیل فارسی کا آغاز کیا تاکہ یہ عمدہ بات دریافت
کرے کہ اِس زبان مین کسقدر علمیت ہے اور خاص اسی غرض سے
ایک مشہور شہر پٹنہ کو جو مسلمانون کے علمون مین ایک نامدار جگہ ہے روانہ کیا
گیا اِس مقام پر اُسکو کامل اُستاد اور تحصیل علم کا موقع بخوبی میسیر ہوا اور
اس نے نہ صرف فارسی علم بلکہ عربی کو بھی نہایت سرگرمی کے ساتھ تحصیل
کیا ہر چند کہ اُسوقت رام موہن راے کا عالمِ طفولیت تھا مگر تو بھی اُس نے
علم فارسی اور عربی مین کمال درک پیدا کیا اور ایک خداے مطلق کے
مذہب اعظم کی جانب جو کہ واحد اور برتر ہے رجوع کرنے لگا اور ہمین
اور اپنی متبرک کتابون مین بہت سا کچھ اختلاف پایا پہلے پٹنہ ہی مین اُسکو
اپنے دین کے طریقون مین نقص اور ایک طرح کا عیب معلوم ہوا۔
اس مقام سے شہر مقدس بنارس کو گیا تاکہ علم سنسکرت کو بخوبی
تحصیل کرے اس جگہ پر باطمینان تمام ہنود کے علم فلسفہ کو حاصل
کیا اور دریاے بدیا سنسکرت مین مستغرق ہوا اُسوقت راجہ رام موہن راے
برہم مذہب کا بانی معقول ہوا کہ بید کے سوا جو کچھ ہے جو فسانہ اور قصہ
کہانیون اور اختراع سے بھری ہے سب انسان کی تالیف اور حرفت ہے
بلکہ بیدون اور تصوف کے علم کی کتابون مین اُس نے اوپنشدون

کی اصل مستقیم بھی اور اس بات کے دریافت کرنے سے کہ اُن مین رام کرشن گنیش کالی خواہ اور ایسے کینہ ور بدکار اور بھی ناپاک دیوتون کا ذکر تذکرہ نہین اُسکو کمال خوشی ہوئی اسیطرح پر قران کے پڑہنے اور اپنے دین کی قدیم متبرک کتابون کی عبارت سے اُسکو ایک خدائے پاک اور برتر پر ایک پختہ اعتقاد اور کامل ایمان ہوا۔

پندرہ برس کی عمر مین رام موہن راے موصوف نے اپنے گھر کی طرف مراجعت کی اور اپنے باپ کے فخر کا باعث ہوا ہندوستان جدید مین عمدہ نصیحتون اور دانشوری کا چلن جاری کیا اور معقولات ور عقل کا تنزل دیکھکر جس نے تمام لوگون کو پردہٗ ظلمت متصور کر رکھا ہی از بسکہ رنجیدہ اور غمگین ہوا اور اُسکا ارادہ یہ ہوا کہ جس طلسم مین وے مبتلا تھے اسکو توڑ پھوڑ کر اُنھین آزاد کرے چنانچہ سترہ برس کے سِن مین اس نے ایک کتاب جاری کی اور بے لاف وگزاف یہ دعوی کیا کہ زمانہ حال کے ہندونکا مذہب درست نہین ہے سو یہ امر کیا یک بیوقوف اور نادان برہمنون کے غضب اور ظلم کا موجب ہوا اور آخرکار اپنے گھر سے نکال دیا گیا مگر اپنے باپ کی اعانت اور مدد سے تمام ہندوستان مین خوب گشت کی بلکہ اس اثنا مین ملکِ تبت کی بھی سیر کی اور اس عرصہ مین

ہر وقت اور ہر ساعت رسوم اور اصول مذہب کی جستجو اور تفتیش کرتا رہا چار
برس کے بعد اپنے باپ کے کہنے سے جو پدری تقاضا سے اوسکے
ہمراہ گیا تھا اپنے گھر کی جانب پھر معاودت کی اور جو مباحثہ اور مناقص
کہ برہمنون کے ساتھ تھا اسکو پھر تازہ کیا یہ اجتہاد اس نے کئی برس تک
جاری رکھا اور رفتہ رفتہ کئی ایک آدمی اسکے مرید اور پیرو بھی ہوئے اس
مین اوس نے زبان انگریزی اور گریک یعنے یونانی بخوبی سیکھ لی یہان تک
کہ عہد جدید یعنے انجیل مقدس کو پڑہنے لگا اور خداوند مسیح یسوع کی تعلیم
اور نصیحتون سے نہایت باغ باغ ہوا اور اسکا مقر ہوا کہ بید مین ایسی کوئی
بات نہین جو انجیل کی باتون کے برابر ہووے اُس نے انگریزی
زبان اور بھی بنگالی زبان مین ایک کتاب تصنیف کی اور اسکا نام
نصائح مسیح اور ہدایت نامہ سعادت رکھا اور سنہ ۲۸ مین اس نے ایک نیا
چلن جسکی اس رسالہ مین بحث ہے یعنے برہم سماج نام ایجاد کیا غرض کہ ایک
جھوٹھے مذہب کی صورت بندھی اور اسکے ماننے والون کے جمع ہونے
کا وقت اور عبادت اور پرستش کے قاعدے مقرر ہوے ۔
سنہ ۳۰ عیسوی مین دہلی کے معزول بادشاہ نے راجہ رام موہن رائے
کو اپنا وکیل مقرر کرکے شہر لندن کو بھیجا یہان اُس نے کسی قدر

مسیحیون کے ساتھ تثلیث کے مقدمہ مین جو مسیحی مذہب کے اصولی مسئلون
مین سے ایک اصول اور بیخ بنیاد ہے مطابقت کی مگر پھر بھی بیدونکا
لگاو نچھوڑا اس مقام پر اُس نے جو کہ صدق اور صاف دلی اور نیک سیرتی
مین یگانہ اور اپنے مذہب والون مین مکرّم اور معظم تھا وفات پائی اُسکی
ذات سے یہ عمدہ چلین یعنے برہم مذہب جو کہ ہندوستان کے حق مین
بھلا بُرا جو کچھ ہے سب پر موثر اور ظاہر ہے پیدا ہوا اور یہ امر کہ آیا اہل
عقیدہ راجہ رام موہن راے کا کسیر تھا آجتک تنقیح طلب ہے اُس کے
عقیدے کی تحقیقات کرنے مین شاید اُس قدر کوشش اور سعی کرنا پڑیگی
کہ اس نے خود آپ اپنی نسبت نہ کی ہوگی اُس نے مسلمانون کی سند
قران اور مسیحیون کی پاک کتاب اور ہندؤنکی ویدشاستر قرار دی ہے یہ
بیان اُس نے اس غرض سے کیا ہے کہ الہام جو ہے وہ تھوڑا خواہ
بہت ہر ایک قوم مین فرحت اور مسرت بخش ہے۔
جو تحقیق اور تشخیص کہ اُس نے بہ نسبت خداوند مسیح یسوع کے کی اُس
مین مسیحیون اور بعض عالم ہندؤن کو کلام ہے غرض کہ بہ لحاظ انکی بزرگی
اور نیکی کے آدمیون مین راجہ رام موہن راے کو درجہ اعلیٰ دیا ہے
اُنکا یہ بھی بیان ہے کہ عنقریب ایک ایسا دن آوے گا کہ ہر ایک

انسان یسوع مسیح خداوند کی نصیحتون اور تعلیمون کو محبت اور آشتی کا موجب اور سعادت کیطرف ہدایت کا باعث سمجھیگا راجہ رام موہن راے موصوف کی وفات کے پیچھے انگلستان کے کچھ لوگ یہ کہتے تھے کہ وہ یونیٹیرین یعنے تثلیث کا قایل نہ تھا اور چند شخصون کا یہ قول ہے کہ نہین وہ یونیٹیرین نہین بلکہ سوسینین یعنے وحدت کا معقول تھا اس ردوبدل مین بشپ لکسی مارس صاحب کی چھٹی نکالی گئی اور اس چھٹی مین رام موہن راے ممدوح اور اُنکے درمیان تثلیث کے عقیدے مین اور اسکے تسلیم کی نسبت بحث رہی غرض کہ بشپ صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ اوسکا یہ قول ہے کہ پہلا باب مطابق تحریر یوحنا کے ہمکو اس بات کے معقول کرنے کو کہ خداوند یسوع مسیح مین الوہیت تھی کافی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ صرف پہلی آیت ہمارے اس مذہب کے پسند کرنیکے لئے مکتفی ہی اور اسکے اوپر اُس نے سند کے طور پر چند فقرے گریک زبان کے لکھے ہین اب رام موہن راے کے مذہب کی تحقیقات نیوٹن صاحب اور بھی پارکر صاحب کی تعلیمون کے اوپر موقوف ہے اور ہم لوگ حقیقت مین سماج کی طرف جو کچھ کہ رام موہن راے کی موت کے بعد ظہور مین آئی ہے رجوع ہوتے اور مختصر بیان کرتے ہین ۔

قبل اسکے کہ وہ انگلستان کو گیا جیسا کہ ہمنے دیکھا ہے ۱۸۲۸ء مسیحی
مین اُس نے برہم سبھا کو آراستہ کیا ۱۸۳۳ء مین اُسکی وفات کے
پیچھے اُسکے مذہب والون مین سے چند لوگ جو ذرا عقلمند تھے اس
تصحیح اور آراستگی کے لئے ساعی اور کوشش کرنیوالے ہوئے منجملہ انکے
بابو دیبندر ناتھ ناگور اُن مین سرغنہ اور میر مجلس تھا رام موہن رائے کی
رحلت کے چند روز بعد یہ چلن جو اُس نے چلایا تھا زوال پکڑنے لگا
اور ۱۸۳۹ء مین اُن لوگون کا دل جو اُسطرف رجوع تھے اور کہ جنکو اُس نے
اس مذہب کی جانب امادہ کیا تھا پھر متبدل ہوگیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ برہم سبھا
کا نام دوسری طرح پر تتہہ بودھنی رکھا گیا اور اُسوقت سے اُس جماعت
نے ایک مستحکم صورت پیدا کی اس طریق کی نشو و نما کرنے مین بڑی سعی
کی گئی ایک چھاپہ خانہ مقرر ہوا مدرسے جاری ہوئے اور جماعت
کی گئی شاخین مقرر ہوین۔

راجہ رام موہن رائے کی یہ تعلیم اور تلقین تھی کہ بید کی تحریر معتمد
ہے مگر چند مدت کے بعد کسی وجہ سے بابو دیبندر ناتھ مذکور کے دل مین
یہ شک پیدا ہوا کہ عبارت بید کی بھی بالکل صحیح نہین ہے اس نظر سے
چار قابل پنڈت بنارس کو کہ ہندوٗن کا دار العلم ہے روانہ کئے گئے

کہ وے لوگ وہان پہنچکر بخوبی دریافت کرین کہ بید کا اصل منشا کیا ہے
چنانچہ اُنہون نے دو برس تک برابر تحقیقات کی بعد اس سعی اور کوشش
کے بنگال کو واپس آئے اور اُنکی جانفشانی اور سرگرمی کا یہ نتیجہ نکلا کہ بید کا
مذہب تردید کے لایق ہے اِس پر برہم مت والے یہ امر سمجھکر کہ ہم
لوگ غلطی پر تھے ازبسکہ پشیمان ہوئے اُس دن سے اُن لوگون نے
جیسا کہ دل نے قبول کیا اُسکو اپنا مذہب سمجھا اور صرف ایک
وحدانیت پر قایم ہوئے ۔

۱۸۵۰ء اسیحی مین ہندون کی پاک کتابون سے اقتباس اور
انتخاب ہوکر ایک کتاب برہم دھرم نام مرتب ہوئی اور چونکہ یہ لوگ
برہم مت والے کہلاتے تھے اِس کتاب مین برہم مذہب کا بیان ہے
اور بھی اِس کتاب مین انکے طریقے اور عقیدون کی ہدایت ہے مگر
پھر بھی یہ کتاب سب کے پسند نہین بلکہ اکثر برہم مت والے اسکے
بارے مین نہایت درجہ کی دھوم دھام سے بحث کیا کرتے ہین تھوڑے
روز ہوئے کہ جب سے اس عقلی طریقے کا نام برہم مذہب مشہور ہوا
اور جماعت کا نام برہم سماج رکھا گیا تب سے تہہ بودھنی سبھا جسکا
ذکر ہم اوپر کر چکے ہین ۱۸۵۹ء اسیحی مین فسخ ہوگئی اب ہم حال کے

برہم مت والون کا سامنا کرتے ہین کہ آیا وے کون ہین اور کیا کرتے اور اُنکا حاصل کیا ہے -

دوسرا- کیفیت اور عروج سماج جس صورت سے کہ زمانہ حال مین مُروّج ہے -

جو کچھ ظاہر اور روشن ہے اوس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جسوقت برہم مذہب نے ظہور پایا اسوقت سے اُسمین دو باتین پائی گئین -

۱- تو یہ کہ اُسکے ذریعہ سے ہندؤن کا دل کہ جو پچیس[۲۵] سو برس بلکہ زیادہ سے نادانی اور غفلت کی تاریکی اور وہم اور جہالت کے ظلمت مین خفتہ تھا بیدار ہوا اور اس وجہ سے کہ یک قلم خطا کی اندھیری کوٹھڑی کو چھوڑنا نہین چاہا تھوڑی مدت بید کے عقیدون پر مستقیم رہے بیدانت ایک چھوٹا خیال ہے کہتے ہین کہ اسمین وحدانیت ہے اور بت پرستی کی اجازت نہین ہے چنانچہ قومیت کی تمیز بھی نادرست ہے چند دنون کے بعد یہ صورت بھی برقرار نہ رہی بید کی بھی ایسی تحقیقات اور چھان کی گئی کہ اُسکے عقیدون اور اصولون کے بموجب بھی مذہب مستقیم نرہا

۲- اس سماج کی یہ بات ہوئی کہ رفتہ رفتہ صرف وحدانیت نے رسائی پائی اور اب برہم مت والون کا دار مدار محض مذہب وحدانیت

پر ہے اور اُنہون بالکل اور سراسر فرانسس نیوسن صاحب ساکن انگلستان
کی تعلیم اور بھی تہیڈور پارکر صاحب یونائیڈ سٹیٹ کے رہنے والے کی
تلقین کا طریق اختیار کیا ہے اُنکے عقیدے مین انسان کی عقل کی
حرفت سے یہ مذہب قرار دیا گیا ہے اور بھی اُنکا مذہب چھ عقیدون
پر جو انکی نظر مین گویا اصل اصول برہم مذہب کا ہے منحصر اور موقوف ہے
پہلا عقیدہ اصلی اور ابدی ایک خدا ے برتر ہے اُسکی شان
مین جو کچھ کہئے تہوڑا ہے وہ ازبسکہ نیک اور رحیم ہے۔
دوسرا عقیدہ وہ مبارک خدا سر روح ہے اُس معقول باعث
سے اُسکی کوئی شکل اور شبہہ نہین۔
تیسرا عقیدہ صرف اُسی کی پرستش اور طاعت سے اس دنیا
اور آنیوالے جہان کی خوشوقتی حاصل ہوتی ہے۔
چوتھا عقیدہ بندگی اور ستائش اُسکی پرستش ہے اور نیکی اور
بھلائی کرنی اُسکی عبادت اور طاعت ہے۔
پانچوان عقیدہ روح انسان کی جب تک گناہون سے پاک
اور عنایات ایزدی اُسکے شامل نہ ہون قالب بہ قالب پھرتی رہتی
یعنے اواگون کیا کرتی ہے۔

چھٹا عقیدہ اصل مذہب معرفت ہے جو لوگ کہ زیرک اور عقلمند اور تجربہ کار ہین اور بھی معرفت کو دل وجان سے چاہتے ہین سو محض اِسی کامل وسیلے سے صراط مستقیم پر پہنچکر نجات پاتے ہین۔

برہم ست والون کا بڑا دارمدار متذکرہ مراتب اور عقاید پر ہے لیکن اگر فی الحقیقت ذرا غور کیا جاوے تو جو لوگ کہ معرفت بادی النظر اور خاصیت کے مذہب پر ادِعا کرتے ہین اُنکے مابین ضروری ہزارون راے مختلف ہونگی ماوراے ان اصل مذہبی بنایون کے سماج مسطور مین کچھ تحریر ہوا کرتی ہے اور بعے لوگ اُسکو فیس دیکر لیا کرتے ہین ایک ہدایت نامہ ہے کہ اسمین زندگی کے گزران کے قاعدے اور طریقہ مندرج کئے جاتے ہین اور اسمین اکثر بیان خدا کی پرستش اور نیکی اور بھلائی کا استعمال کرنا اور بھی اِس بات کی کوشش اور سعی کہ برہم سماج خوب مشہور اور منتشر ہو جاوے کیا جاتا ہے۔

اصل غرض برہم سماج کی یہ ہے کہ بت پرستی شرک قومیت کی تمیز کثرت ازدواج لڑکیین مین شادی کرنی وغیرہ نالایق کام موقوف ہوکر تصوف اور گیان کا مذہب جاری ہووے اور علاوہ اسکے عورتون کی تعلیم کا کام اور یہ عمدہ رسم جاری کی جاوے اور مستورات

عام جلسون مین داخل ہو کر بند اور نصایح کا تذکرہ سُنا کرین مگر ایسی ایسی سمون
کا ایک لخت اجرا پانا ذرا مشکل ہے بلکہ اسکے جاری ہونے مین بڑے
بڑے وہم پیدا ہوتے ہین۔

سال گزشتہ مین اس سماج کے درمیان ایک عجیب فتور پڑا اور
وہ یہ ہے کہ ایک جماعت کی جسن نے از بسکہ ترقی کی بھی یہ راے ہوئی
کہ بعضے قاعدے اور طریقے اور بھی پرستش برہم مذہب کے خلاف ہین
او رمنشا جماعت مذکور یہ ہوا کہ ان دستورون اور قاعدونمین کچھ ترمیم کرین
اسمین لوگ جنکی طبیعت بخوبی صاف نہ ہوئی تھی اس امر پر مستعد ہوئے کہ قدیم
دستور کو برقرار اور قایم رکھنا چاہیے مگر یہ مباحثہ کچھ ایسا زبردست نہوا کہ سماج
بالکل متفرق ہوجاتی لیکن تاہم اُسکا یہ نتیجہ ہوا کہ دو فرقے ہوگیے ایک تو قایم
بحال سابق کہلاتی ہے اور دوسری خارج از جماعت مشہور ہے اور کوئی
جدید تشکل کے نکالنے مین کوشش ہو رہی ہین پرستش کا لفظ جو برہم
مت والے استعمال کیا کرتے ہین فائدہ سے خالی نہین ہے اپنے طریقے
کو وے لوگ گرجا کے طریقے سے تشبیہ دیتے اور بھی گرجا کے طریق
کلام کی از بسکہ پیروی کرتے ہین ہر ایک مجلس کا نام علیحدہ
علیحدہ ہے بلکہ بالکل گرجا گھر کی گویا نقل کرتے ہین کلکتہ مین

ایک جماعت عورتون کی بھی مقرر ہے اسکا نام یہ رکھا گیا ہے برہم
سماج اور اکثر عورتین مردونکے ساتھ ایک ہی جگہ پرستش کرتی ہین برہم
مذہب والون کا اسطرح جمع ہونا اور ایسی صحبت مکانون خواہ عبادتخانون
مین ہوا کرتی ہے اور ایسے مکان خاص کر کے اسی کے لئے تعمیر ہوئے
ہین سب لوگ عبادت کے وقت بیٹھے رہتے ہین یہ بات نہایت ہی
مسیحیون سے موافق اور مطابق ہے اور ماورائے اسکے تعریف اور
ستایش کے کلمات چھاپے کے ایجاد سے لکھے ہوئے پڑہے جاتے
ہین اکثر عبادت کے درمیان وعظ بھی ہوتا ہے اور اسکے ساتھ باجے
بھی بجائے جاتے ہین غرض کہ جو کچھ اس عرفان اور حاصیتی مذہب برہم
مت نے کیا اسمین یہ نہایت نامناسب ہے کہ مذہب مسیحی کی تقلید اور
نقل کرتے ہین یہ بخوبی دریافت نہین ہوسکتا کہ یہ لوگ گنتی مین کتنے ہین
سوائے اُن لوگون کے جنہون نے یہ مذہب اختیار کیا ہے بہت سے
جوان اور کمسن آدمی ایسے ہین کہ جو اپنے بزرگون پر ٹھٹھا مارتے ہین
اور کلکتہ مین جا کر گائے وغیرہ جانورون کا گوشت کھاتے ہین۔
تمام ہندوستان مین جو ۵۵ سماجین ہین منجملہ انکے پچاش تو بنگالے
مین اور دو اضلاع مغربی و شمالی یعنے الہ آباد اور بانس بریلی مین اور

ایک لاہور ملک پنجاب اور ایک تھوڑے دنون سے بنام ہیدسماج مدراس مین قایم ہوئی ہے اگریہ نام صحیح ہے تو یہ بہت مشکل ہے کہ جو بیدمین انکا مت مدراس مین مروج ہے اور اوڑسے یہ بڑھکر ہووے جو سماج بہت پُرانی کلکتہ مین ہے اسکو چھتیسوان سال ہے اس دس برس کے عرصہ مین نصف سے زیادہ سماجین مقرر ہوئی ہین اس سے ظاہر ہے کہ جب سے یہ مذہب مقرر ہوا ہے تب سے ثلث یعنے تیسرے حصہ مین یہ سماجین زیادہ ہوگئی ہین اسمین گیارہ سماجون کے تو عبادت خانے مذہبی پرستش کیواسطے ازبسکہ عمدہ تیار ہو گئے ہین باقی مجلسین کرایہ خواہ اپنے اپنے مکانو مین ہوا کرتی ہین اس سماج کے متعلق واسطے تعلیم اور تلقین برہم مذہب والون کے آٹھ اسکول علم تصوف اور گیان کے مقرر اور جاری ہین اور علاوہ اسکے ایک کالج یعنے بڑا مدرسہ بھی اس سماج کے خاص لوگون نے تعمیر کرایا ہے اور گیارہ سماجون کے متعلق لڑکی اور لڑکون کی تلقین کے لئے بھی اسکول ہین منجملہ اسکے ایک لڑکون کا اسکول بانس بریلی مین ۔ بھی ہے تو گویا ہم مسیحی لوگ اپنے مشن کے درمیان مین ایک کارگزار اور مہتم برہم مت والون مین بھی رکھتے ہین کچھ لوگ برہم مذہب کے چند مدت سے یہ کوشش کر رہے ہین کہ کچھ کتابین برہم مت کی اردو زبان مین

بھی تصنیف اور ترجمہ کی جاوین اس سماج نے اپنے مذہب کی رواج دینے
اور پھیلنے کی غرض سے سات اخبار مقرر کئے ہین انمین سے ایک بریلی مین
چھپتا ہے سواے اسکے چار اخبار اور بھی معتبر برہمو مذہب والون کے نئے
طریقے کے بیان مین چھپتے ہین اور دو اُن مین سے ایک انڈین مرر یعنے
ائینہٴ ہند اور دوسرا ناشنل پیپر یعنے اخبار خاص انگریزی زبان مین طبع
ہوتے ہین اس سماج کے چھاپہ خانہ مین جو کلکتہ کے درمیان واقع ہے
بہت سی کتابین اور رسالے انگریزی اور بنگالی زبان مین جاری ہوئے ہین
برہمو مذہب کا ہر چند ایسا طریقہ اور قاعدہ مستحکم اور موثر نہین کہ جسکے
ذریعہ سے ایک مکمل اور شائستہ انتظام مذہب کی تشہیر اور عام خاص لوگون
کی تادیب کیواسطے تصور کیا جاوے مگر توبھی حال مین آٹھ اشخاص لئیق
اور رسا پادریون کے طور اور طریقے پر سعی کر رہے ہین اور بھی ہمیشہ اپنی
اوقات کو اس گیان اور عرفان کے رواج دینے مین صرف کرتے ہین
غرض فی زمانہ چوّن سماجین اسی طرح پر لاہور سے مدراس تک مقرر ہین
اور چھاپے خانے اور اسکول وغیرہ بخوبی جاری ہین یگانگت اور محبت
کی تحریک ہوتی پیار اور دوستی ظاہر کی جاتی ہے -
اکتوبر سنہ ۶۴ء عیسوی کے درمیان کلکتہ مین ایک مجلس مقرر ہوئی کہ

کل سماجین اور انکا چلن اور شفقت دلی ایک ہوجاوے یہ مجلس ہر سال جمع ہوتی ہے اور اُسکا منشا یہ ہے کہ ہر ایک جماعت کی طرف سے ایک آدمی وکیل کے طور پر مجلس مین شریک ہوا کرے اس مذہب کا عمدہ پھیلانے کا طریق دیکھا جاتا ہے کہ وعظ کرنیوالون کے گروہ جابجا بھیجے جاتے ہین اور اُنکی پرورش جیسا کہ چاہئے کی جاتی ہے کلکتہ مین جو سماج ہے اُسکا پیشوا واعظون کے حق مین یون بیان کرتا ہے کہ یہ غریب اور ایماندار سفر انگیز واعظ نہ اپنی قدرت اور طاقت بلکہ خدا سے برتر کی اعانت اور مدد سے ہر جگہہ پر جاتے اور اللہ تعالے کی کامل مہربانی سے اپنی سعی اور محنت کا نتیجہ ہمیشہ پاتے ہین برہم سماج کی یہ نیت ہے کہ اپنے وعظ کرنیوالون کے ساتھ ثابت قدم رہے اور وے لوگ بھی نصائح اور پند دینے مین خدا کی طریق کی ہدایت اور رہنمائی کرتے رہین جسمین ہندوستان کی رسم بالکل جاتی رہے جب کہ یہ امر بدیہی ہے کہ جماعت ترقی پکڑتی جاتی ہے اور لوگ بھی جگہہ بجگہہ پھیلتے جاتے ہین اور علاوہ اسکے واعظ لوگ دل و جان سے محنت کرتے ہین تو مجکو کچھ شک نہین ہے کہ وہ وقت از بسکہ منقریب ہے کہ برہم مذہب جو کہ خدا کی طرف سے ایک پاک مذہب نازل ہوا ہے سارے جہان مین پھیل جائیگا اور ہر ایک بزم مین

یکتائی اور یگانگت ہو جاویگی اور تمام مکروہات اور واہمات یک بیک نیست ہو جائینگے یہ بات بہت بہتر ہے کہ برہم مت والے مسیحی واعظون کو نکما اور بیکار نہین سمجھتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ یہ لوگ نہایت عقلمند اور صاف دل ہوتے ہین اور جس طریق سے جنگل شک اور شبہہ بلکہ نادانی کا جو کہ ہندو لوگون کے دل پر سایہ فگن ہے یہ صاف کرتے ہین انکا بڑا احسان ہے اور عمدہ عمدہ نصائح مناسب اطوار اپنے ملک کے لوگون کو جو سوجھاتے ہین انکی نہایت مہربانی ہے یہان تک ایک برہم مت والے کا قول ہے۔

اب چند باتین اُنکے علم اور تحریر کی بابت جو اپنی خام خیالی سے تمام دنیا کو شاگرد کیا چاہتے ہین ذکر کرنی فائدہ سے خالی نہونگی چنانچہ انکا یہ بیان ہے کہ ہر ایک شخص کی ذات مین یہ عقل جو ہے سو طفولیت کے وقت سے جوانی تک ہمیشہ ترقی کرتی ہے اور جیسے کہ آدمی بڑھتا جاتا ہے یہ عقل بھی ویسے ہی بڑھتی ہے اور چونکہ یہ قاعدہ درست ہے لہذا ہم لوگ اضلاع مغربی اور شمالی مین گویا لڑکون سے معاملہ اور سروکار رکھتے ہین اور بنگال مین عقل بارہ تیرہ برس کے لڑکون کے برابر نشو و نما پا چکی ہے اور کہین کہین حسب لیاقت آدمیون کے جوانی پر بھی پہنچی ہے اکثر ہم لوگ ایسے بڑے بڑے خیال جو لڑکائین مین کرتے

جوانی مین وہ بالکل دل سے دور ہو جاتے ہین عبارت آیندہ کو حاصل الاصل نہ سمجھ کر لحاظ کرنا چاہئیے۔

بت پرستی خاص کر کچھ ہمارے ملک کی ایجاد نہین ہے کسی نہ کسی طرح سے ہر جگھہ اور ملک مین پائی جاتی ہے یہ تو آدمیون کی مذہبی آگاہی اور واقفیت کے دلایل سے پیدا ہے آغاز مین واقفیت کا بڑا پھیلاؤ ہوتا ہے اور جب چند پشت گذر جاتی ہین تو صرف اُسکا خلاصہ رہجاتا ہے بچے کو آدمی اور جانور مین مطلق تمیز نہین ہوتی ہے اور جبکہ اُسکو ایسی تمیز ہونے لگتی ہے تو یہ بات ماباپ یا دائی خواہ اور لوگون کے ذریعہ سے جو اُسکے پاس رہتے ہین معلوم ہوتی ہے کہ آیا اُنمین کیا فرق ہے پھر جیسا جیسا وہ لڑکا بڑہتا ہے اُسیقدر اُسکو اپنے آپ سے ہر ایک طرح کی تمیز ہوتی رہتی ہے اور جبکہ بخوبی سن تمیز کو پہنچ جاتا ہے تو خود آپ روح کی ماہیت وغیرہ ضروری باتون کو قبول کرنے لگتا ہے اور اُس تمیز کو کام مین لاتا ہے۔

ایک بت پرست والا جو اِس بات کا شایق ہے کہ چند کلام حضرت سلیمان نبی کے جو کہ ایک چھوٹی سی کتاب مین مندرج ہین بیان کرے اسیطرح پر کہتا ہے کہ دین ایک ہی ہے اور اپنے طریق پر حرکت

کرتا ہے جسکا پتہ نہین لگتا جغرافیہ مین یہ وسعت نہین ہے کہ اُسکے عرض اور طول کو دریافت کرے نہ حساب کو قدرت ہے کہ اُسکی درازی مدت کا شمار کرسکے تواریخ بھی اُسکی زندگی کی کیفیت کے بیان کرنے مین عاری ہے علم حکمت بھی بعد جد وجہد این وآن کے شرمندگی کے پردے مین اپنا مُنھ چھپاتی ہے فی الحقیقت اُسکے کارخانے بعید از قیاس ہین اور اُسکی ماہیت نہایت مستور اور پنہان ہے -

دوسرا برہم مت والا جو نہایت کشادہ دلی سے اِس طرف راغب ہے اپنے دل کا حال اس طرح پر ظاہر کرتا ہے کہ اس بات کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا ہے کہ چند لوگ ایسے بھی ہین کہ مسیحی مذہب کی خوبصورتی کے نہایت مشتاق ہین اور اُسکی صداقت کے معقول - وے لوگ اُسکی پناہ مین آتے ہین کیونکہ اُنکو بخوبی امید ہے کہ اُنکے دل کی مراد اُسکے نیتجے سے حاصل ہوگی اور وہ اُنہین نجات بخشے گا مسیحی مذہب کی ظاہر داری بیشک ایسی تیز و روشن اور معمور و چالاک ہے کہ کچھ نہین کہا جاتا اور بھی خیالون اور دلیلون سے اسقدر پُر ہے کہ انسان سُنکر چپ ہو جاتا ہے اور علاوہ اسکے اُن کے کلام سے کبھی کبھی ایسی صداقت اور سچائی ظاہر ہوتی ہے کہ بعضے لوگ جو چند مدت سے ہندؤن کے مذہب کے

نہ یقین کرنے پر آمادہ اور مستعد ہوئے مسیحی مذہب کی طرف رُخ کرتے اور
اُسکو بہشت کا سہل زینہ تصوّر کرتے ہین مگر ایسے آدمیون پر بڑا افسوس
کرنا چاہیے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی افسوس کا مقام نہین کیونکہ جب وے
اپنی نادانی سے معقول ہوتے تو اس زینہ کو جو مراد مسیحی مذہب سے ہے
اور جو کچھ اصل نہین رکھتا پکڑتے ہین - یہان تک اس انسانی اختراع
یعنے برہم مذہب کے مرید کا قول ہے -

ایک تیسرے شخص سرگرم نے جو برہم مت والون سے ایک ہے
اپنے دل کی کیفیت اس طرز پر ادا کی کہ اس انقلاب اور ربھی واقعات
سے صاف ظاہر ہے کہ آخیر وقت مستقل مذہب کا نمود ہوا ہم لوگونکو
یہ بڑی خوشی ہے کہ اب ہمکو یہ وجہ ثابت ہوئی کہ مدّت کے بعد ایسا وقت
آیا کہ اب کل مذاہب آگے کے چھوٹ جائینگے اور برہم مذہب تمام
دنیا مین اصل صداقت اور سعادت سمجھا جائیگا پاک ہے پاک ہے
مالک ہماری برہم سماج کا پاک ہے -

اسکے پیچھے وہ حریف پھر مزاج کے طور پر تحریر ذیل کے موافق
بیان کرنے لگا کہ خدا کی عنایت سے برہم مذہب کو وہ پایدار رتبہ حاصل
ہے کہ کوئی شی ایسی نہین کہ اِسکو حرکت دے سکے اگر سارے مرشد اور

پادری وغیرہ مسیحی مذہب کے متفق الرّاے ہوکر ایسی سعی اور کوشش کرین
کہ اس مذہب کو پستی دکھلادین تاہم کچھ نہین کر سکتے بلکہ مجکو یہ امید ہے کہ
اس مذہب کو روز بروز اور لحظہ بہ لحظہ ترقی ہوگی گوکہ کیسی ہی جانچ پڑتال کیجاوے
لاکن برہم مذہب والے ناصح اور عاقل لوگ ہمیشہ مذہب کی ترقی دینے مین
اور اُسکی اصل بنیاد قایم کرنے مین دل وجان سے مشغول رہین گے
یہان تک کہ ایک بوند خون کی بالکل جہان کے رگ و ریشہ مین پھیل جاوے
اور جہان کہین کہ آخر قطرہ خون کا قرار پکڑے وہان پر کچھ تعجب کرنا چاہئیے
یہان تک برہم مت کے پیرو کا دعوی ہے برہم لوگون کو خوب یقین
ہے کہ یہ واہمات مسخرے پن سے بھی زیادہ ہین اور اسکا باعث بڑا بھاری ہی
اب ایک اَور کامل شخص کا بیان سُنئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص نہایت
عمدہ آدمی برہم مت والون مین سے ہے وہ کہتا ہے کہ جو بڑے بڑے
لوگ خردمند ہین وہ اپنی عمدہ باتون کو صدہا آدمیون سے کہ اس
ملک کے رہنے والے ہین ہرگز بیان نہین کر سکتے ہین کیونکہ یہ امر
اُنکی رسوائی اور شرم کا ہوتا ہے اس وجہ سے معلوم ہوا کہ بہت مدت
تک خراب باتین اور مکروہات یہان پر ثابت اور قایم رہین یہان تک کہ
اب یکایک وہ دور نہین ہوسکتی ہین گوکہ وہ طرق ان آدمیون کے نزدیک

جنہون نے اچھی تعلیم پائی ہے بالکل بے حقیقت ہی ہے ستی کی رسم کا
موقوف ہوجانا اور بچہ کشی نہ ہونی برہم سماج کا مقرر ہونا بیوہ عورتون کی
پھر شادی کرنے کی رسم اور لڑکیون کی تعلیم کیواسطے اسکول مقرر ہوئے
بہت سی عورتون کو شادی مین لانے کی رسم کو ترک کرنا اور چند بری و
نالایق رسمون کا چھوڑ دینا نہایت ہی عمدہ اور از بسکہ بہتر بات ہی اور اس
تھوڑی مدت یعنے چھتیس سال مین اس سماج کی نہایت رونق ہوئی ہم لوگو
کو ایسی درستی اور ترقی مذہب کی بڑی خوشی ہے اور ان ہندوستانیون کو
انگریزون کی نسبت نہایت شکرگزار ہونا چاہئے کہ جنہون نے اس دانائی
کو سیکھا اور وے مسافر لوگ اپنی عقلمندی اور محنت سے ان اچھی باتو
کو جابجا شہرت دیتے ہین اور وہی ہے اور انکو بہت بزرگ سمجھنا چاہئے
کہ جو ابتک تربیت اور مصلحت مین مصروف ہین۔
اس مضمون مسبوق الذکر کی عبارت سے بخوبی روشن اور ہویدا
ہے کہ جو کچھ کیفیت اور آراستگی ان لوگون کی جو کہ اس مذہب مین
شامل ہین مسیحی مذہب کا اقتباس اور ریز توہے اب ہم تیسرے امر کی
طرف کہ آیا اس مذہب کی نسبت مسیحی واعظ کا کیا ارادہ اور منشا ہے متوجہ
ہوتے ہین اللہ ہمارا مددگار ہووے۔

تیسرا — یہ حال کہ برہم مذہب کی نسبت مسیحی واعظ کا کیا منشا ہے۔

چونکہ ہم لوگ پادری اور مسیحی واعظ ہین ہمکو اس امر کی تنقیح اور تفتیش کرنا کہ آیا یہ نیا چلن یعنے برہم مذہب کس طرح کا ہے ازبسکہ مناسب بلکہ بہ ضرور ہے اس مقام پر ہمکو چند باتین برہم مت والون کی مگر بہ نظر تحقیر کے بیان کرنی لازم ہین اور وے یہ ہین کہ یہ مذہب دلیل کا ہے نہ کہ دین کا اور دوسری عبارت مین یون کہہ سکتے ہین کہ یہ مذہب اُس عقل اور دانش کا نتیجہ ہے جو نصائح اور حصول علم سے حاصل ہوا ہے اور اُسکے زور سے قدیم رسوم اور نامعقول کام نیست اور نابود ہوتے جاتے ہین مختصر بیان اس مذہب کے اصل مادہ کا یہ ہے رواج علم صحیحہ جسکے پرتو سے پُرانی بیہودہ باتین یقین کی حد سے باہر ہوگئی ہین اور شہرت اصل طاقت دماغی نے خطا اور تاریکی کو دلون سے محو اور رہنی کر دیا ہے۔ اور علم حکمت یعنے دانائی اور فراست نے لوگون کے بیمار دل کو گمراہی کی مرض سے شفا بخشی یعنے اصل بات کی طرف رجوع کیا اور باطل خیالونکا یقین دل سے جاتا رہا مثلاً اگر عقل کی نظر پر نافہمی کا بادل چھا جائے اور فراست ہزارون شکوک اور خطا کے نیچے برسون دبی رہے تو دیکھئے انسان ایسے معلوم ہونگے جیسے متحرک درخت ہین لیکن اگر وہ بادل اس

نگاہ سے دور ہو جاوے اور وہ بوجہ اس گیاست پر سے روشنی کے ذریعہ
سے ہٹ جائے تو انسان ٹھیک ٹھیک انسان نظر آوینگے اور
درخت فی الحقیقت درخت معلوم ہونگے یہ امر دریافت کرنا نہایت
مشکل ہے کہ ہندوؤں کے دل پر کس طرح سے ایسے واہیات امر اور مکروہات
غالب ہوئے اور اُنہوں نے ایسی باتوں کا یقین بچوں کی طرح کر کے
کیوں ایسی دقت اٹھائی سو دریافت حقیقت اور ثبوت سے ظاہر ہے
کہ اوائل میں ہندو بہت عقل اور مذہب کی راہ پر چلتے تھے برہم سماج
کی رواج سے ہمکو ثابت ہوا کہ علم جو درست ہے کسی نہ کسی طرح
عقل ضعیف کو ضرور تر و تازہ کرتا ہے ایک کم سن عقلمند شخص جو کہ علم
کی تشنگی میں چشمۂ علم پر جہاں جہاں دستیاب ہوا پہنچا تو رفتہ رفتہ اُسکے
دل اور آنکھ کا جالا دور ہو گیا یہ امر دریافت کرنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ پہلے
اُس نے کس طرح جنبش پائی یا آنکہ کس طرح سے اُسکو تحصیل علم
کرائی گئی جو علم کہ اس نے تلاش کر کے حاصل کیا اُسکو بکوشش
تمام اُن لوگوں کو جو کہ اُسکے پیرو تھے تعلیم اور تلقین کیا اور اُسکی وفات
کے بعد ایک بڑے لائق آدمی نے اُسکے ایجاد کا نباہ کیا اور وہ
ابتک زندہ ہے گو نہایت ضعیف ہو گیا ہے القصہ ہر طرح پر یہ

چلن عقلی اور خیالی ہے اور مذہبی اصول اور طریق سے بالکل معرّا ہے۔
ہر ایک شخص برہم مت والا جسکی طبیعت روشن اور تیز ہو اس بدیہی نقص کو
ضرور لحاظ کریگا یہ نیا مذہب کسی طور سے دین پر تاثیر نہین کر سکتا اور
اُس دریا پر جو کہ خدا کی نزدیکی سے دور رکھتا ہے اِس انسانی ایجاد سے
پل نہین بندھ سکتا بلکہ انسان کو ہمیشہ خیالات اور توہم کے صحرا مین گمراہ
رکھتا ہے ہمکو ہوشیار رہنا چاہئے۔ تاکہ آگے کو لڑکے نہین جو تعلیم کی
ہر ایک ہوا سے کہ آدمیون کی پیچ باری اور گمراہ کرنیوالی دغابازی اور
منصوبے سے ہوتی ہے اچھلتے پھرتے ہین۔ پولوس کا قول ہے۔
برہم مت سے یہ بات ثابت ہے کہ ہندؤن کا مذہب علم
صحیح اور درست کے سامنے نہین ٹھہر سکتا اور اُنکے نزدیک جو کہ
علم سے بہرہ رکھتے ہین یہ بات بہتر اور قوی ہے جبکہ ٹھیک علم تواریخ
اور حقیقتِ عقل کا معہ دلایل طریق اور خیال کے حاصل ہو جاتا ہے
اُسوقت مذہب ہنود پایۂ ثبوت پر قایم نہین رہتا ہے اور بیشک زوال
پکڑتا ہے تجربہ سے یہ امر ہر کسی کو جو چاہے ثابت ہو سکتا
ہے۔

تربیت اور تعلیم نے اپنے تئین ایک ہرکیولس ٹھہرایا ہے

جو اُن زنجیرون کو (جنہون نے ہندوستانی پرونیٹیس کو اُسکے ہولناک چٹان پر جکڑا ہے جہان دین باطل دو سوا اہمی اور بت پرستی کی گدھا بہت ہی تاریک صدیون کے لئے اُسکے جگر کے ٹکڑون کو کھا رہی ہین) توڑ ڈال سکتا ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ صرف اس تربیت منور نے بنگالہ مین کیا منفعت پہنچائی ہے تب ہم کہہ سکتے ہین کہ اگرچہ ہندون کا مذہب ایک قلعہ کی مانند ہوا ہے تو بھی اب ہم اُسکی پوشیدہ جگہ کو جس سے وہ فتح ہو سکتا ہے خوب جانتے ہین پس اب بھی اُسکا پہلو کامیابی سے پس پا کیا ہے ہمکو خوب معلوم ہے کہ سیامسن کی کون سی جگہہ ممکن المجروح یعنے زخم کھانے کے لایق ہے کیا ہم اس سبق سے فائدہ نہ اٹھاوین چاہیئے کہ ہم اس بات سے خوف نرکھین کہ انسانی فعلون اور تاثیرات کو انجیل کی الہی قدرت پر فوقیت ہووے خدا ایسے ہی وسیلون سے کام کرتا اور اپنی عجیب قدرت کو دکھلاتا ہے دیکھو روم کی دار السلطنت مین مسیحی مذہب نے کس خوبصورتی کے ساتھ رونق پائی ہے ہر چند کہ وہان سر رشتۂ تعلیم کی کچھ مدد نہ تھی مگر یہ بھی یاد کرنے کی بات ہے کہ افسس اور کارنتھ اور روم مین اور سوائے اُنکے اور جگہون مین اسکول اور مدرسے ہر ایک علم کے جاری ہین اور وہان

اس تربیت کی وجہ سے مسیحی مذہب نے رونق پائی ہے جیسا کہ اب
ہندوستان مین تعلیم منورؐ کے ذریعہ سے رونق ہو رہی ہے کہ جسکے
ذریعہ سے کل بت پرستی اور واہمات دور ہوتے جاتے ہین ہمکو خدا
کا شکر کرنا چاہیئے اور ہمت کی کمر مضبوط باندھنا لازم ہے آخر کو مذہب
ہنود روشنی کی طرف رجوع ہوگا گو کہ مذہب مسیحی کو اسمین دخل ہو مگر تاہم
پادری اور مسیحی واعظ لوگ اپنا کام وفاداری سے بے کھٹکے کئے
جاوین تو کبھی نہ کبھی جب خدا کی مرضی ہوگی مذہب مسیحی کو ہندؤن کے
مذہب مین دخل ہوگا۔

برہم سماج کی تصحیح جو کہ ایک نتیجہ علم منورؐ کا ہے کچھ عکس اسلام
پر گراتی ہے اکثر مسلمانون کا مذہب ہندون کے مذہب کی لنسبت
بہت کم اصلاح پذیر ہوتا ہے اسکی غلط فہمی کچھ ایسی باریکی ہے اور
کچھ ایسے ظاہر نما عذرات ہین اور ایسی کچھ جھوٹھ سچ کی امیزش ہے کہ بہ
نسبت ہندؤن کے مذہب کی وہ کم تاثیر پذیر ہے مگر ہمکو کامل یقین اور پکی
امید ہے کہ یہ بھی رفتہ رفتہ دور ہو جائیگا اور کہ درستی اور الہی آراستگی پاوے گا۔
تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا مذہب بھی علم کی روشنی کو اختیار
کریگا مسلمانون کے مذہب کی نادانی اور بیوقوفی کے دلایل اور نالایق

اور مشکوک تذکرے اور بلا توجیہ کی تعلیم اسلام کی بنیاد کو بھی بسبب
ہنود کی طرح سخت کر دیتی ہین اور یہ غیر ممکن بلکہ محال مطلق ہے کہ جسوقت
روشن ضمیری اور صاف باطنی اچھی طرح پر ظہور پاوے اُسوقت یہ
رواج اور گمراہی کہ صریحاً ظاہر ہے تنزل نہ پکڑے جو مذہب کہ ایسا ہی
سراسر عقل اور علم سے خالی محض ہے اُسکی طرف جو شخص روشن
ہے کیونکہ رغبت کر سکتا ہے کچھ صرف زبان اور صورت اور اظہار اور ہر
حالتونکا ہی فرق نہین ہے بلکہ علمی اور اصولی باتون مین بھی از بسکہ لغت منافا
اور مباینت ہے قران کے روسے سورج کالے سمندر مین غروب
ہو جاتا ہے جسکو سکندر بیٹے فیلقوس یونان ملک کے
بادشاہ نے دیکھا ہے اور اُنہون نے وہ جگہ بھی دیکھی ہے کہ جہان
سے آفتاب طلوع ہوتا ہے زمین کی نسبت یہ بیان ہے کہ زمین
مسطح اور بڑے بڑے پہاڑ اُسکے اوپر جما دئے گئے ہین کہ اُسکو جنبش
نہو ستارہ شہاب کو کہتے ہین کہ سنگ آتشین ہے اور جبکہ شیطان آسمان
کی طرف جاسوسی کی نیت سے صعود کرتا ہے اُسوقت اُسکے اوپر چھوڑے
جاتے ہین اور ابھی تک اُن مین سے کسی نے یہ بات باطل نہین
سمجھی مگر بات یہ ہے کہ ایک روشن ضمیر شخص کو کچھ بھی مشکل

نہ ہوگا کہ ایسے بے ٹھکانے اور حماقت اور جعلسازی کی بھری ہوئی تصنیف کو جھوٹھ اور بے اصل تصور یا تصدیق کرے۔

اور پھر قرآن اور سارے طریقے اسلام کے دلایل اور توجیہات سوجھ سے خالی محض ہے مسلمانون کا مذہب ایک عقیدہ چاہتا بلا ثبوت واثبات اور جس شخص کی طبیعت تفتیش پسند اور تجسس دوست ہے وہ اسلام کے رو سے ایک بے دین سمجھا جاتا ہے مسیحی مذہب ہی صرف ایسا ہے کہ جو لاکھون توجیہون اور دلیلون اور وجہون سے دنیا کے ہر مقام اور ہر جگھہ مین رائج اور مستعمل ہے اور عمدہ عمدہ طریقون سے بخوبی آراستہ اور ظاہر ہے باوجود اس امر کے کہ چند لوگ ایسا بھی کہتے ہین کہ محمدی طریقہ مسیحی مذہب سے برتر ہے تو گویہ وہی بات ٹھہری کہ یہودی مذہب مذہب مسیحی سے اعلیٰ ہے تو یہی اسلام والے ایک بات سے دوسری بات کو تردید کرتے ہین اور ہر چند یہ دعویٰ پایۂ اثبات کو نہین پہنچتا کہ پورانی بات نئی بات سے خراب ہے۔ قرآن مین ایسا بہت ذکر ہے جو کہ لوگون کو سمجھایا اور سکھلایا جاتا ہے اور اسمین ایک اور نئی بات یہ ہے کہ ایک کو قبول اور ایک کو رد کرتے ہین قرآن کے رو سے قدرت الوہیت کو تو مانتے اور اسکی

فراست اور حکمت کو مختلف تصور کرتے ہین غرض کہ آخر کار اس اسلام کا جھوٹھا ظہور اور شیطانی حرکات روشن ضمیر اشخاص پر جو کچھ اُنکی صداقت اور طریق مین کھل جائینگی اگر اور کچھ نہ ہوگا تو یہ ضرور ہی ہوگا کہ محمدی مذہب مین بھی ایک نیا طریقہ جیسا کہ اب ہندون مین ہے جاری ہوگا۔

یہ ایک عجیب امر لکھنے کے قابل ہے کہ صرف ملک ہندہی مین یہ عمدہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ جہان اہل اسلام ہر طرح کا علم اور ہنر تحصیل کرتے ہین اور اور ملکون مین ایسا حال نہین دریافت ہوتا دیکھو ترکستان اور کل اُسکے گرد نواح کو کہ ہر طرح کے عجیب اور غریب علم صرف قران ہی کے پڑہانے پر ختم کیے ہین چونکہ امر محال ہے کہ جس شخص کا دل روشنی سے نورانی ہو جاوے اور کبھی ہر طرح کے علم تواریخ اور تحقیقات کی طرف رجوع کرے وہ پھر اسلام جیسے غیر معتبر اور خالی از دلایل اور توجیہات کے مذہب کا پابند رہے اسوجہ سے ہمکو کامل یقین ہے کہ پہلے یہ مذہب ہندوستان ہی مین شکست پاویگا تھوڑا خواہ بہت ہم لوگ برہم سماج مین تربیت اور تعلیم کی خوبی اور منزلت دیکھتے ہین اور اُنکی کوشش دربارہ اجرا

مذہب کے ظاہر ہے تو بھی مذہب ہنود اور اسلام کو اُس میدان
مین جو کہ ہمنے تجویز کیا ہے جب چاہین بھیک دین کوئی امر اسکا مانع
نہ ہوگا۔ ہمارا کام بگاڑنے کا بھی ہے اور بنانے کا بھی کیونکہ قبل تعمیر کے
کھودائی ضرور ہے سادہ دل گروہون مثلاً باشندگان ناگپور و تنولی اور کیارن
واقع حدود ملک برہما مین پادری اور مسیحی واعظ لوگ اسطرح پر داخل
ہوتے ہین کہ صاف زمین پر پہنچکر جھٹ پٹ مکان تعمیر کر لیتے ہین مگر
ہندؤن اور مسلمانون کا مذہب بڑی پورانی خوفناک و مہیب عمارتین
اور بھی صدہا سال کے قلعون سے نہایت پایدار اور محکم ہین تو اس
جہت سے اُنکو پہلے از بسکہ محنت اور نہایت مشقت کر کے مسمار
کرنا ایک ضروری امر ہے تب اُسکے بعد نو تعمیر اُنکی ہو سکتی ہے پس اگر
خدا کی پروردگاری سے تعلیم اور نصائح ایسی عمارت کے منہدم کرنے
کے لئے گویا کہ آلات مکتفی ہین تو کامل یقین ہے کہ تھوڑے ہی
عرصہ مین بیشک گرا دینگے اور فی الحال بھی اس روحانی توپخانہ نے
بہت سے دشمنون اور مخالفون کو زیر اور مغلوب کیا ہے مگر تو بھی ہم
لوگون کو از بس لازم ہے کہ جو کچھ حاصل ہوا اُسکی درستی کرین اور آیندہ
کے لئے پیروی مین رہین۔

نسبت کیفیت آئندہ برہم سماج کے پیشین گوئی کرنی بہت مشکل ہے
کچھ زیرک اور فہیم لوگ جو ولایت مین ہین کہتے ہین کہ تھوڑے دنون
مین مذہب ذاتی ہندون کا ظہور مین آویگا اور مسیحی مذہب کے سایہ
مین پڑا رہیگا یہ بات ظاہر ہے کہ یہ مذہب بالاتفاق سب کے جو اُسکے
پیرو ہین مطبوع اور مرغوب ہئین کیونکہ آج ہی کل ازبسکہ کم وقری کے ساتھ
خردمندون مین اپنی عمدہ عمدہ باتون کی نسبت منقسم ہورہا ہے اور
اپنی مغرور وحدت کے مذہب کی وجہ سے اکثر بلکہ ہمیشہ تنزل کیطرف
رجوع رہا کرتا ہے مگر تاہم اُسکے تشہیر کے خطرے کی نسبت جو ہندوستان
مین ہونے والا ہے کوئی شخص مسیحیون مین سے بہ نظر کم نہ دیکھے بلاشک
اور بھی درحقیقت افزائش تربیت عمیق ہنود کے مذہب کو لغزش
دے رہی ہے مگر تاہم گو کہ یہ طریقہ ہندون کا چند مدت قایم
بھی رہے تو بھی اُسکی ظفر ایک سست ظفر ہوگی اور ایک
مذہب ذاتی اور وحدت جو کہ جرمنی اور فرانس سے زیادہ
برتر ہے ویسے ہی باقی رہے گا یہ بات ظاہراً ازبسکہ خطرنے
اور خوف کی بات ہے۔

برہم مذہب ایک مذہب ذاتی اور وحدت کا مذہب مسیحی کے

برخلاف اور برعکس ہے اور ہندون کے مذہب کا تو تباہ اور برباد
کرنے والا ہے اور کہ جس سے ہندوستان کی مذہبی حکومت حاصل ہو جاوے
فی الحقیقت کچھ شک نہین کہ آخر کو مسیحی مذہب کی فتح ہوگی مگر
ہان اسقدر افسوس البتہ باقی ہے کہ بہت مدت تک یہ بات نہین
ہوسکتی بہ نظر پیش بندی کے ہمکو اس امر کی تلاش اور جستجو کرنی چاہئے
کہ جو خطرہ آنیوالا ہے اُسکا انسداد ہو جاوے تو از بس واجب اور عین فرض ہے

خاتمہ

اب آخری بات یہ ہے کہ برہم مذہب ایک مذہب ظاہرداری کا ہے
گو کہ ایک شخص پادری اوس صاحب نام نے اس مذہب کو
اختیار کرلیا ہے اور کچھ لوگ برہم مت والے بڑے رسا اور ذہین
ہین اور روحانی لڑائی کرنے کے واسطے کمر ہمت کی مضبوط باندھے
ہوئے ہین اور بھی مدراس سے لاہور تک دستہ مقرر کر دیتے
ہین تو اس حالت مین ہر ایک پادری اور مسیحی واعظ کو یہ لازم اور
واجب ہے کہ وحدانیت اور ذاتی مذہب کے دلایل اور توجیہات
اور براہین مین مداخلت اور لیاقت اور نام پیدا کرین کہ آجکل
اسمین بڑا کام پڑے گا اور ہندوستان مین اس مذہب

کے رواج کی نسبت ایک روحانی جنگ ہاں سخت جنگ ہوگا
تربیت اور روشن ضمیری ایک ایسی چیز ہے کہ وہ ہرگز ہرگز منہدم
اور اصلاً دور ہونے والی نہین ہے اور یہی بڑی کامل وجہ ہے کہ پادری
اور مسیحی واعظ لوگ نہایت درجہ کی محنت اور مشقت سے تعلیم کرین
اور اس امر مین از بسکہ سعی اور کوشش کرین کہ سرکاری دستور مین
جو کہین کمی دیکھین اور کہ واقع مین ہو اسکو پورا کرین اور اسیطرح
سے ایک برعکس انقلاب برپا کرین کہ جس سے خدا کی نہایت
مہربانی کے باعث اس تاریک ہندوستان کی جیسا
کہ چاہئے ہو جاوے اور مسیحی مذہب کے
نور اور آفتاب صداقت کے
جلوہ نورانی کے ستارے کی
روشنی سے یہان کی تاریکی
دور ہوجاوے